TQ Lesson 189 Surah Furqan Ayat 58-77 tafseer 5

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ سورت الفرقان آیت نمبر 74 کا پہلا حصہ اس کی اصل وجہ کیا تھی کہ وہ لوگ یہ دعا کیوں کرتے ہیں؟ اس کی وجہ یہ تھی کہ اگر آپ اُس زمانے میں جائیں، مکی دور پہ غور کریں مسلمانوں میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا کہ جس کے محبوب ترین رشتے دار کفر میں مبتلا نہ ہوں اگر کوئی مرد ایمان لایا تھا تو بیوی کافر تھی بیوی ایمان لائی تھی تو اُس کا شوہر کافر تھا اگر بیٹا ایمان لے آیا تو ماں باپ کافر تھے اور بہن بھائی کافر تھے اگر باپ ایمان لے آیا ہے تو ماں ایمان نہیں لائی ماں باپ ایمان لے آئے ہیں تو اولاد ایمان نہیں لائی تو نتیجہ کیا نکلا؟ کہ ہر مسلمان شدید روحانی اذیت میں مبتلا تھا اُس کے دل سے دعا نکلتی تھی کہ اے اللہ میری اولاد کو میری بیوی کو میرے شوہر کو میری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دے تو اصل بات کیا ہے کہ اللہ کے جو نیک بندے ہوتے ہیں وہ صرف اپنے نفس کی اصلاح نہیں کرتے اُن کوصرف یہ فکر نہیں ہوتی کہ ہم عباد الرحمن بن جائیں بلکہ جو اُن کے قریبی ہوتے ہیں جو اُن کے پیارے ہوتے ہیں جن سے وہ محبت کرتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ اپنے اہل و عیال اپنی آل اولاد سب کی فکر کریں اور برابر فکر کرتے رہتے ہیں اور آپ دیکھیں کہ **حدیث** کا مفہوم ہے رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ **كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ** تم میں سے ہر ایک راعی ہے اور ہر ایک سے اُس کی رعیت کے بارے میں سوال پوچھا جائے گا۔ قیامت کے دن اللہ تعالی جو بھی سربراہ ہے اُس سے ضرور پوچھیں گے کہ بتا جو تیرے گھر والے ہیں اُن تک دین کا پیغام کیوں نہ پہنچایا اور وہ لوگ نیک اور متقی کیوں نہ ہوئے تو وہاں پہ حساب کتاب ہوگا وہاں پہ اُن سے پوچھا جائے گا تو یہاں پر پھر میرے اور آپ کے لئے بھی عمل کا بہت اہم اصول ہے کہ ہم اپنا جائزہ لیں ہم اپنا محاسبہ کریں کہ ہمارے زوج جو ہیں اور ہماری اولاد جو ہیں وہ کیا کر رہی ہے اور میرا اور آپ کا غم کیا ہے میرے اور آپ کے دل کی پکار کیا ہے میرے اور آپ کے دل کی حسرت کیا ہے کیونکہ دل کے اندر جو کیفیت ہے قرآن نے اُس کیفیت کی تصویر کھینچی ہے کہ اپنی اولاد اپنے شوہر کو دیکھ کر ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے تھے ان کے دل کے اندر سوئیاں چبتی تھیں اور وہ یہ چاہتے تھے کہ جس دین پر ہم ایمان لے آئے ہیں اب وہی دین ان کے گھر والوں کا، ان کے بچوں کا ،ان کے شوہر کا، ان کی بیوی کا بھی ہو جائے اور میں اور آپ بھی اپنے گھر کا جائزہ لیں اپنا محاسبہ کریں کہ جو قرآن کی تعلیم اور جو قرآن کی دولت اور نعمت اور جو اللہ کا ڈر اور خوف اور جو نیکیوں کی تیاری اور نیکیوں کا شوق اور جو اچھے کاموں کی فکر اب میرے اور آپ کے اندر پیدا ہو گئی ہے اور الحمدللہ ہم مزید اللہ کی توفیق سے اس کو اور آگے بڑھانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں کیا یہی چیز میں اپنے بچوں میں بھی منتقل کر رہی ہوں کیا میں اپنے شوہر کے ساتھ بھی قرآن کو اور تفسیر کو لے کر بیٹھتی ہوں یہ مجھے اور آپ کو فکر کرنی ہے کہیں ایسا تو نہیں کہ مجھے صرف اپنے بچوں کے حسن کی، دنیا کی تعلیم کی، ان کی دولت کی، دنیا کے عیش کی بس فکر ہے مجھے ایسا تو نہیں ہے کہ بس صرف اپنے شوہر کے کھانے کپڑے اسی کی فکر ہے اور مجھے یہ فکر ہی نہیں ہے کہ میرے گھر والے نیکی کی راہ پہ چل رہے ہیں یا بدی کی راہ پہ چل رہے ہیں کیوں اللہ تعالیٰ سورت الطور میں یہ کہتے ہیں کہ عباد الرحمان وہ لوگ ہیں جو کہ اپنے گھر والوں کی آخرت کی فکر کرتے ہیں. سورت الطور آیت26 **قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ** (26)کہیں گے کہ اس سے پہلے ہم اپنے گھر والوں کے درمیان بہت ڈرا کرتے تھے۔ فکر کرتے رہتے تھے کہ ہمارے گھر والوں کا اخلاق کیسا ہے اعمال کیسے ہیں وہ کیا کرتے ہیں اور آپ دیکھئے کہ اسی طرح سورت الانشقاق کہ وہ نیک لوگ جو دنیا میں اچھے کام کرتے تھے **فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا (8)** تو اس سے آسانی کے ساتھ حساب لیا جائے گا۔

تو جب ان کا آسان محاسبہ ہوگا تو وہ کیا کریں گے **وَيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا** (9) اور وہ اپنے اہل وعیال میں خوش واپس آئے گا۔دوسری طرف جو برے لوگ ہیں **وَاَمَّا مَنْ اُوْتِـىَ كِتَابَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ (10)** اور لیکن جس کو نامۂ اعمال پیٹھ پیچھے سے دیا **گیا۔فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا (11)** تو وہ موت کو پکارے گا۔**وَيَصْلٰى سَعِيْـرًا (12) اور** دوزخ میں داخل ہوگا۔**اِنَّهٗ كَانَ فِىٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا** (13)وہ اپنے گھر والوں میں مگن تھا ()۔
یہ شخص جس کو نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں ملے گا جو موت کو پکارے گا جو بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا اس وقت ایسا کیوں ہوگا اس کے ساتھ اس لئے کہ یہ شخص اپنے گھر والوں میں خوش خوش رہتا تھا خوش خوش رہنے کے معنی کیا ہیں کہ وہ شخص بس صرف اپنی خواہشات میں مگن تھا اور گھر والوں کے ساتھ عیش کی بانسری بجا رہا تھا گناہ ہو رہے ہیں ٹی وی کھلا ہے بچے کمپیوٹر پر بیٹھے ہیں بری صحبت ہے شراب ہے حرام ہے کیا کھا رہے ہیں کیا پی رہے ہیں کیا ہو رہا ہے اس کو اپنے گھر والوں کے اعمال، اخلاق، نیکیاں، آخرت اس کی کوئی فکر ہی نہیں تھی مجھے اور آپ کو اس بات کی بہت فکر ہونی چاہیے اور ویسے بھی آپ دیکھیں کہ ہمیں اکثر یہ فکر ہوتی ہے کہ بچے لنچ لے کر گئے کے نہیں صبح ناشتہ ہی نہیں کر کے گئے جب وہ آتے ہیں تو فکر ہوتی ہے کہ کھانا پکا ہوا ہو تو یہ تو ساری اس کی جسمانی قوت کے انتظامات ہیں روحانی قوت کے میں اور آپ کیا انتظام کر رہے ہیں جب اندھیرا زیادہ ہو جب برائیاں عروج پر ہوں جب ہر طرف بھیڑیے کی طرح انسان اور شیطان بلا بن کر اور بھیڑیے کی طرح سب کو ہڑپ کرنے والے ہوں نگلنے والے ہوں جب گناہوں کی دلدل ہو ہر طرف تو اس وقت پھر خود بھی بہت زیادہ ڈرنے کی ،فکر مند ہونے کی ،رونے کی ،محنت اور دعائیں کرنے کی ضرورت ہے۔ میری ایک طالب علم اور دوست بحرین میں تھی اور وہ حافظہ قرآن تو تھی لیکن اس کو قرآن کا ترجمہ تفسیر نہیں آتی تھی بحرین میں کچھ عرصہ وہ پڑھی بڑی نیک تھی طبیعت کی کل اس کا بڑے سالوں بعد فون آیا لندن سے اور وہ یہ کہہ رہی تھی کہ وہ جو عرصہ بحرین میں گزارا اس نے میری زندگی میں ایک انقلاب پیدا کر دیا میں آپ کو بتا نہیں سکتی بعض لمحے ،اوقات ہوتے ہیں اور واقعی اس وقت اس سے میری جتنی باتیں ہوئیں میں سوچ رہی تھی کہ بعض باتوں کا آپ کو پتہ بھی نہیں ہوتا احساس بھی نہیں ہوتا اور وہ باتیں وہ محفلیں وہ مجلسیں دوسرے کی زندگی میں اتنا بڑا انقلاب پیدا کر دیتی ہیں وہ اچھا بھی ہو سکتا ہے برا بھی ہو سکتا ہے لیکن اس کا بڑا ہی اچھا ہوا نہ صرف مسجد کے پاس گھر ہے کہتی ہیں کہ ایک بلڈنگ خریدی ہے جس میں دو تین منٹ کی مسافت پر ہم مل کر مسجد بنا رہے ہیں دو تین لوگ اور بھی ہیں اورہم لوگ بھی شامل ہیں کہنے لگیں میرا شوہر اتنا تبدیل ہو چکا ہے کہ آپ تصور نہیں کر سکتے میں نے اپنی بیٹی کو عربی بھی سکھائی ہے اس کا شوہر بھی برطانوی شہریت کا حامل ہے جیسے آپ لوگ کینیڈا کے ہیں یا امریکہ کے ہیں تو بچے بھی کہنے لگی کہ اردو بھی وہ بول لیتے ہیں اور لکھ بھی لیتے ہیں میں نے اردو اور عربی دونوں سکھائی ہے کہ میرے دل میں عربی اور قرآن اور ان چیزوں کا اتنا شوق پیدا ہوا تو میں یہی سوچ رہی تھی میں اپنا جائزہ لے رہی تھی کہ میں کہاں پر کھڑی ہوں کیا میں نے اپنے بچوں کو یہ سکھا دیا جو اس نے سکھایا ہے اور پھر میں اس سے پوچھنے لگی کہ تم اپنے بچوں کو قرآن ترجمے سے سکھاؤ تو کہہ رہی تھی کہ اسکی بیٹی وہاں لوگوں کو پڑھاتی ہے اور اسلامک سکول میں ہم اپنے بچوں کو محنت کر کے پڑھوا رہے ہیں تو بہت زیادہ اس نے اچھی باتیں کیں اور بڑا دل میرا خوش ہوا اور کہتی بس ایک ہی فکر ہے کہ ہم اور ہمارے بچے نیکی پر قائم رہیں تو اصل بات یہ ہے کہ آپ تو سو گئی ہیں آپ نے اپنے کمرے کا دروازہ بند کر لیا ہے آپ بڑی تھکی ہیں آپ اپنی بہت گہری دوست کے ساتھ ہیں آپ کا بچہ کمپیوٹر پر کیا کر رہا ہے آپ کا بچہ گھر نہیں آیا رات ہو چکی ہے 11 اور 12 بج چکے ہیں بچہ کیوں نہیں گھر آیا بچے کو پیلی بس میں ہم نے بھیج دیا ہائے بائے ٹاٹا کر کے آپ مطمئن ہیں آپ خوش ہیں دل کی دھڑکن کیسی رہتی ہے کیا

کر رہا ہے بچہ کیا سیکھ رہا ہے وہاں پہ بچہ کیا اثرات لے رہا ہے وہاں پہ بچہ اب گھر آیا تو بڑی عام بات ہے کہ ایک نظر جب آپ اپنے بچے پہ ڈالتے ہیں تو بچے کے سراپا اس کے کپڑے جو پہنتا ہے وہ کپڑوں کا اپنے بالوں کا جو سٹائل بناتا ہے جو اس کی باتیں کرنے کا انداز ہے آپ اس کی حرکات و سکنات سے اس کا جائزہ لے سکتی ہیں آپ اس پہ غور کرسکتی ہیں میں بھی اندازہ کرسکتی ہوں میں بھی جائزہ لے سکتی ہوں اسی طرح شوہر ہے تو بیوی کن لوگوں میں اٹھتی بیٹھتی ہے دوست اس کے کیسے ہیں بیوی ہے تو اس کے شوہر اس کی بیٹھک کیسی ہے مجھے اپنی ایک شاگرد یاد ہے امریکہ میں جس کا شوہر شراب پیتا تھا اور وہ رو رو کر کہتی تھی کہ دعا کریں کہ میرا شوہر اس کو چھوڑ دے تو اصل بات کیا ہے کہ جب انسان کو دین کی لت لگ جاتی ہے تو بے نیازی نہیں اس کے اندر پیدا ہوتی کہ بس مجھے اپنی فکر ہے میرا شوہر یا میری بیوی یا میرے بچے وہ جو بھی کر رہے ہیں وہ جیسے بھی کر رہے ہیں بس پھر ایسا نہیں ہوتا کہ بے نیاز ہو جاتا ہے بلکہ پھر وہ دیکھتا ہے کہ میرا بچہ یا میری بیٹی کمرے میں بیٹھی کیا کر رہی ہے دوستوں کا گروپ ہے نہ جانے کیسے دوست ہیں کیا سیکھا یا نیچے بیٹھے کیا کر رہے ہیں کمپیوٹر پر کیا کر رہے ہیں فون پر کیا کر رہے ہیں بیگ سکول سے آیا ہے بچہ آیا ہے بچہ وہاں پہ کیا کر کے آیا ہے یعنی سکول کی تعلیم کے ساتھ ایک ہی فکر اور اندیشہ ہوتا ہے اور وہ یہ ہوتا ہے کہ اے ہمارے رب **رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ** کہ تو میرے بچوں کو اور ہمارے زوج کو آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دے اور ایک بات یاد رکھیں۔ کہ اللہ قیامت کے دن ضرور پوچھیں گے کہ میں نے جو رعایا تمھیں دی تھی تم نے اپنی رعایا کے ساتھ کیا کیا۔ کہتے ہیں کہ مثلاً قیامت کے دن آدمی لایا جائے گا اور کہا جائے گا اس کی نیکیاں اس کے گھر والے کھا گئے اس کی نیکیاں کھا لی گئیں کس نے؟ اس کے گھروالوں نے اس شخص نے کیا کیا کہ اپنے گھروالوں کی وجہ سے حرام کمانا شروع کر دیا گھروالوں کے پیچھے لگ گیا تو بعض اوقات کیا ہوتا ہے کہ بیوی اور بچوں کے مطالبات اتنے ہوتے ہیں کہ شوہر نمازیں قضا کرتے ہیں حلال حرام کی تمیز نہیں کرتے حقوق اور فرائض ادا نہیں کرتے بس جو بیوی نے کہہ دیا آنکھیں بند کر کے شوہر کرتا چلا جاتا ہے اچھا ہے برا ہے اس کی کوئی فکر نہیں اسی طرح بعض بیویاں حلال اور حرام کی تمیز نہیں کرتیں وہ کہتی ہیں کہ ہمارا شوہر ہی ہمارا خدا ہے رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں کہا کہ شوہر تمہارے خدا ہیں اگر اللہ کے سوا کسی کو سجدہ جائز ہوتا تو پھر تمہارے شوہر کو ہوتا یعنی گویا کہ اس میں شوہر کا مقام بتایا جا رہا ہے لیکن یہ نہیں کہا کہ اب سجدہ کرنا شروع کر دو تو شوہر ہو والدین ہوں جو بھی ہوں ان کا کہنا ماننا ہے لیکن اللہ کی اطاعت کے اندر کہنا ماننا ہے تو آئیے اپنی فکر کے ساتھ ساتھ اپنے نیک بننے کے ساتھ ساتھ اپنے دل کی دھڑکن بنائیں اپنی دعاؤں میں حصہ ڈالیں رو رو کر اللہ سے دعائیں کریں جو جو کر سکتے ہیں جو جتن جو کوشش ساری وہ کوششیں کریں۔ **رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ (40)** سورت ابراہیم۔ مجھے بھی اور میرے بچے بچوں کو نمازی بنا سات سال کی عمر سے نماز کی تربیت دینی چاہیے سات سال سے پہلے آپ نے نماز سکھا دی میں نے اپنے بچوں کو نماز سکھا دی پھر مسلسل پانی کے چھینٹے ڈالے پیار کیا تحفے دیے ان کو انعام دیے ان کو اچھی صحبت میں لے کے گئے اور کہا کہ بچے نماز پڑھ بچے نماز پڑھ بچے اب بھی نماز نہیں پڑھتا تو کیا مایوس ہو جائیں گے؟ نہیں پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اب نماز کا شوق تو اس کو دے دے۔ اللہ اس کے دل کو بدل دے، اللہ اس کو متقیوں کا امام بنا دے ،دعاوں میں کمی نہ کریں دعا مومن کا ہتھیار ہے دعائیں تقدیر بدل دیتی ہیں شوہر ہے بیوی ہے بچے ہیں ان کے جو بھی رویے ہیں بیٹیوں کو آپ نے بتایا کہ دوپٹہ لینا ہے سینے پر ڈالنا ہے عبایا پہننا ہے اب اس کے باوجود اگر وہ نہیں پہنتی کیوں مایوس ہو جاتے ہیں بعض اوقات ماں باپ کا پیار ماں باپ کا رعب اتنا ہوتا ہے آپ جو چاہے ان سے کروا لیتے ہیں کبھی رعب

کبھی پیار کبھی انعام کبھی دھمکی یعنی لاکھ جتن کریں لیکن یہ فکر نہ چھوڑیں دعا کریں **رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ** آنکھوں کی ٹھنڈک اور حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اپنی اولاد اور اپنے بچے بیوی کو دیکھ کر اور وہ نیک ہو تو آنکھوں کو کیسا سرور ملتا ہے یہ ہے اس آیت کا مطلب۔ کیا ہے مطلب کہ نیک لوگوں کو دیکھ کر جو سرور ملتا ہے اور آپ اپنے بچوں کو دیکھیں وہ نیکی کر رہے ہیں آپ اپنی بیوی کو دیکھیں اور آپ اپنے شوہر کو دیکھیں اور وہ نیک ہیں کیسے دل کو سرور ملتا ہے کیسے خوشی ہوتی ہے میں تو کل اُسی عورت کی باتوں کے سرور میں تھی کہ کتنی وہ خوش تھی کہ میرا شوہر اتنا تبدیل ہو چکا ہے کہ آپ لوگ تصور بھی نہیں کر سکتے اور وہ اس عورت کی نیکی تھی اس لڑکے کی نیکی تھی صحبت کی نیکی تھی وہ کسی بھی چیز کی تھی بہرحال تبدیلی آ گئی نا اصل بات کیا ہے کہ یہ دولت یہ زیور یہ کپڑے یہ بینک بیلنس یہ ساری چیزیں دنیا میں رہ جائیں گی جو چیز ساتھ جائے گی وہ ہے نیکی ،عملِ صالح اور حسنِ اخلاق اور حسنِ کردار تو ہمیں یہ دعائیں کرنی چاہیئے کہ ہمارے گھر والوں کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دے مسلسل لگے رہیں اس کے پیچھے اور دوسرا حصہ اس کا کیا ہے کہ کیسے ان کو آنکھوں کی ٹھنڈک بنا **وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا** اور اللہ تعالی ہمیں بھی اور ہمارے بیوی بچوں کو اور ہمارے شوہر کو اور ہمارے گھر والوں کو اور ہمارے رشتہ داروں کو کیا کر؟ **وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا** ان کو متقی ہی نہیں بلکہ ان کو متقیوں کا امام بنا دے اب آپ غور کریں کہ اللہ تعالی صرف یہ نہیں کہہ رہے کہ ہم نے یہ دعا کرنی ہے کہ یہ نیک بن جائیں اتنا ہی نہیں ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کیا ہے کہ اے میرے رب تو ان کو متقیوں کا امام بنا دے اور اس کے کیا معنی ہیں کہ ان کو متقیوں کا امام بنا دیا جائے؟ اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جو کہ نیکی اور تقویٰ کے راہنما بنیں گے یہ وہ لوگ ہیں جو کہ اطاعت اور قرآن پر عمل کرنے میں دنیا کی راہنمائی کریں گے اس سے مراد کیا ہے کہ اللہ تعالی کی بندگی میں اللہ کی اطاعت میں یہ ایسے کام کریں گے جو تجھے پسند ہوں گے تو دنیا میں بھی صالح اور متقی بن جانا یہ ہے اصل بات۔ عام طور پر کیا ہوتا ہے کہ میرا بچہ یا میرا شوہر یا ہم جو ہیں فلاں جگہ کے انچارج بن جائیں فلاں جگہ ڈیوٹی یا فلاں ذمہ داری ہمیں مل جائے تو انسان دنیا کے لئے جاہ و منصب بڑائی حاصل کرنے کی دعا کرتا ہے **لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا** اور آپ دیکھیں کہ ایک ہوتا ہے کہ تقوی کسی کے پاس ہو اور ایک یہ کہ جو تقوی رکھنے والے ہیں ان کی بھی امامت پر کسی کو لا کر کھڑا کر دیا جائے اور یہ بڑے نصیبوں کی بات ہے اور متقیوں کے امام کون تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے ان کی نسلوں میں اللہ نے پیغمبروں کی لڑیاں رکھ دی تو اصل بات کیا ہے دعائیں کرنا التجا کرنا مانگنا اللہ تعالی سے یہ میری اور آپ کی ذمہ داری بنتی ہے۔ اس سلسلے میں جو اصل بات ھے وہ کیا ھے

؎ یہ غازی یہ تیرے پر اسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوق خدائی

دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا

سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو

عجب چیز ہے لذت آشنائی

اور ہمیں کیسا بننا ہے

؎ ہر ایک شخص چلے گا ہماری راہوں پر

محبتوں میں ہمیں وہ مثال ہونا ہے

زمانہ جس کے خم و پیچ میں الجھ جائے

ہماری ذات کو ایسا سوال ہونا ہے

یعنی ایسا بننا ہے کہ دنیا ہمارے پیچھے چلنے لگ جائے اس کی صحبت میں بیٹھ کر دیکھو کیا دیکھیں؟ کہ نیک کردار کیسا ہوتا ہے کردار کا حسن کیسا ہوتا ہے اس کی صحبت میں بیٹھ کر دیکھو کہ زندگی کتنی خوبصورت ہے تو ہماری صحبتیں ہمارے گھروں کے اندر ایک انقلاب پیدا کردیں

گرتےہیں سمندر میں بڑے شوق سے دریا

لیکن کسی دریا میں سمندر نہیں گرتا

حالات کے قدموں میں قلندر نہیں گرتا

ٹوٹے بھی تو ستارا تو زمیں پر نہیں گرتا

تو کیا بات ہے مایوس نہیں ہونا گرنا نہیں ہے ناامید نہیں ہونا مسلسل کوششیں کرتے چلے جانا ہے اور یہ دعا بڑی خوبصورت دعا ہے اور اس دعا کو اپنی دعاؤں میں کثرت سے شامل کر لیں بچے کی شوہر کی بیوی کی کسی کی بھی کوئی کمی بیشی دیکھ رہے ہیں دل بڑا افسردہ ہے رو رو کے اللہ سے دعا کریں۔ **رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا** اللہ رب العزت فرماتے ہیں (یہ صفت نمبر 14 بیان کرنے کے بعد کہ جن کے اندر یہ صفات ہوں گی آپ انہی صفات کو مختصر کر کے 10 کر لیں یا پھیلا کر 24 کر لیں جتنا چاہے کر لیں) لیکن یہ چودہ صفات جو ہم نے اپنے سامنے رکھیں ان کو ملے گا کیا؟ پھر ان کا ثمر اور انعام کیا ہے۔

آیت نمبر 75. أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا

ترجمہ۔ یہ ہیں وہ لوگ جو اپنے صبر کا پھل منزل بلند کی شکل میں پائیں گے آداب و تسلیمات سے اُن کا استقبال ہو گا

أُولَٰئِكَ یہ ہیں وہ لوگ **يُجْزَوْنَ** یہ بدلا پائیں گے **الْغُرْفَةَ** منزل بلند **بِمَا صَبَرُوا** جو انہوں نے صبر کیا **وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا** اور وہاں انہیں دیا جائے گا ان کا استقبال ہوگا **تَحِيَّةً** تحفے سے **وَسَلَامًا** اور سلامتی سے اب آپ دیکھئے کہ عباد الرحمن کی جو صفات ہیں جو شخص یہ صفات اپنے اندر پیدا کر لے تو ان صفات کا بدلہ کیا ہے **أُولَٰئِكَ** یہی وہ لوگ ہیں **يُجْزَوْنَ** ان کو بدلہ دیا جائے گا انعام ملے گا **الْغُرْفَةَ** غرفہ کے معنی کیا ہوتے ہیں **(غ ر ف)** یہاں پہ یہ بلند اور بالا عمارت کے لئے استعمال کیا گیا ہے عام طور پہ کیا مراد لیا جاتا ہے کہ جیسے غرف یہ کمرے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے یعنی جیسے عربی زبان میں غرف جو ہے کمرے کو کہتے ہیں لیکن یہاں پہ یہ ایسے کمرے کے لئے استعمال ہوا ہے ایسی جگہ کے لئے استعمال ہوا ہے جو جگہ بلند ہو جو جگہ اونچی ہو اور غرف کے اندر یہ چیز بھی پائی جاتی ہے جیسے (غ۔ ر۔ ف) غَرْفُ اس کے لغوی معنی کیا ہے کسی چیز کو اٹھانا اور پکڑنا مثلاً آپ کہتی ہیں کہ غَرَفْتُ الْمَاء میں نے پانی کو پکڑ لیا میں نے پانی کو لے لیا یعنی گویا کہ غُرْفَةٌ میں نے چلو بھر پانی لیا یعنی آپ کے ہاتھ میں جتنا پانی آگیا اس کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے چلو بھر پانی لینا اسی طرح آپ نے پیچھے پڑھا تھا سورت البقرہ آیت 249 میں **إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ** ۚ ہاں اگر کوئی ہاتھ سے چلو بھر پانی لے لے۔ تو کون سا واقعہ تھا جالوت اور طالوت کا تو اسی طرح یہ جو غرفہ لفظ ہے اس کے معنی کیا ہیں کہ بالا خانہ، اونچا بلند اور جنت کی جو منزلیں ہیں اور اس کے درجات ہیں اس کو بھی الغُرَفُ کہا گیا ہے یہاں پہ کیا کہا جا رہا ہے اللہ رب العزت کہہ رہے ہیں کہ مومنین جو عباد الرحمان ہیں

جن کے اندر یہ صفات پائی جاتی ہیں ان کے صبر کے بدلے میں ان کو الْغُرْفَۃَ دیا جائے گا اور یہ جو الْغُرْفَۃَ ہے یہ لفظ واحد کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اور جمع کے لئے بھی تو گویا کہ ان کو بلند و بالا منزل دی جائے گی بلند و بالا عمارت دی جائے گی مثلاً آپ دیکھیں کہ دنیا میں انسان جو بڑی بڑی اور اونچی اونچی عمارتیں بناتے ہیں تو کیا کرتے ہیں وہ بلندی پر ہوتی ہیں پہاڑوں کے اوپر جو عمارتیں ہیں بڑی خوبصورت ہوتی ہیں بڑی اچھی ہوتی ہیں اسی طرح آپ دیکھیں ہندوستان میں روضہ تاج ہے تو کیا ہے کتنا ہی وہ خوبصورت کیوں نہ ہو لیکن جنت کا منظر تو نہیں پیش کر سکتا اسی طرح امریکہ کے اندر ہیں **sky scrapers** تو وہ بھی کیا ہے ایک تصور ہے کہ بلندی بہت بلندی پر ہے۔ لیکن جنت میں کیا ہے کہ ان کو غرفہ یعنی بہت سے محلات دیے جائیں گے اور آپ دیکھیں کہ یہ بڑی بڑی حویلیاں بڑے بڑے گھر جو ہم گھر بناتے ہیں تو ہم بہت اونچائی پر بنانا چاہتے ہیں کیونکہ جتنا وہ اونچائی پر ہوتا ہے اتنا وہ گھر اچھا ہوتا ہے اس کا دروازہ اونچا ہونا اس کی چھت کا اونچا ہونا تو یہاں پہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جنت کے بالا خانوں میں جائیں گے جنت کے اعلیٰ درجوں میں جائیں گے جنت میں ان کو بڑا اونچا اور اچھا مقام دیا جائے گا تو اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ کوئی دو منزلہ عمارت ہوگی اور اس کے وہ اوپر والی منزل پر ہوگا جنت میں اس کا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ کیا ہے کہ بلند درجوں میں جو رہائش گائیں ہوں گی وہ ان کو ملیں گی ویسے آپ کو پتہ ہے کہ جنت کےکتنے درجے ہیں ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ جنت کے اوپر نیچے سو درجے ہیں اور جس کے اندر یہ مومنانہ اوصاف جتنا بلندی پر پائے جائیں گی اتنا ہی اونچا درجہ ان کو ملے گا اور ہمیں ایک حدیث سے یہ بات بھی پتہ چلتی ہے کہ جیسے جو جنت میں بہت بلندی پر لوگ ہیں تو وہ کیسے ہوں گے۔ اس سلسلے میں ہمیں کیا بات پتہ چلتی ہے۔ **حدیث** کا مفہوم ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایسے غرفہ ہوں گے غرفہ سے مراد کیا ہے بلند درجات ایسے ہوں گے جن کا اندرونی حصہ باہر سے اور بیرونی حصہ اندر سے نظر آئے گا آپ غور کریں ایک چیز ہے کتنا مزا آتا ہے نا کہ آپ اندر سے بھی دیکھ رہی ہیں باہر سے بھی دیکھ رہی ہیں باہر والے بھی دیکھ رہے ہیں اندر والے بھی دیکھ رہے ہیں کہ یہ غرفہ کن لوگوں کے لئے ہیں یعنی ایسے غرفہ جن کا اندرونی حصہ باہر سے اور بیرونی حصہ اندر سے نظر آئے اب لوگ بڑے حیران ہوئے صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ یہ غرفہ کن لوگوں کے لئے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص نمبر 1اپنے کلام کو نرم اور پاک رکھے نمبر 2 ہر مسلمان کو سلام کرے اور نمبر 3 لوگوں کو کھانا کھلائے اور نمبر 4 رات کو اس وقت تہجد کی نماز پڑے جبکہ لوگ سو رہے ہوں(یہ حدیث مسند احمد ،ترمذی، حاکم ،بہیقی نے یہ روایت کی ہے) تو اس سے کیا بات پتہ چلتی ہے چار باتیں ہیں جن کو غرفہ ملیں گے بلند درجات 1 چیز یہ ہے کہ اپنی گفتگو کو نرم اور پاک رکھنا اب دیکھ لیں ہماری گفتگو میں نرمی کتنی پائی جاتی ہے 2 چیز کیا ہے کہ سلام کرنا ہر مسلمان کو 3 کھانا کھلانا پانی بھی دے دیں تو بڑی بات ہے کھانا کھلانا تو نصیبوں والے ہیں جو کھانا کھلاتے ہیں اور 4 کیا ہے کہ رات کو اس وقت تہجد کی نماز پڑھنا جب باقی لوگ سو رہے ہیں یہ اخلاص حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اسی طرح بخاری اور مسلم کی حدیث سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے**حدیث** کا مفہوم ہے کہ جنت میں مقربین خاص کے لئے ایسے غرفات ہوں گے جو عام اہل جنت کو ایسے نظر آئیں گے جیسے زمین والے ستاروں کو دیکھتے ہیں۔ یہ ہیں عباد الرحمن ان کو ایسے غرفات ملیں گے اتنے بلندی پر اتنے اونچائی پر ہوں گے کہ عام جو اہل جنت ہیں وہ بھی جنت میں ہیں لیکن خاص اہل جنت جو خاص اللہ کے پسندیدہ بندے جو مقربین ہیں وہ اتنی بلندی پر ہوں گے کہ جب وہ اوپر ان کو نظر ڈال کر عام جنتی دیکھیں گے ان کو ایسا لگے گا جیسے اب زمین پر آپ ہیں آپ کسی ستارے کو دیکھتے ہیں کتنی بلندی پر ہے واضح بھی نہیں ہے کتنا بڑا ہے کیسا ہے زمین والے ستاروں کو جیسے دیکھتے ہیں عام اہل جنت

کو یہ لوگ نظر آئیں گے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے یہاں سے اللہ تعالیٰ نے جنت کا تعارف کروایا اور بتایا کہ یہ جو غرفات ملیں گے یا غرفہ ملے گا یہ کس چیز کی قیمت ہے **بِمَا صَبَرُوا** جو انہوں نے صبر کیا۔ اصل میں صبر ہے کیا؟ صبر جس کے معنی برداشت کرنا بھی ہے جس کے معنی استقامت دکھانا ہے جس کے معنی اللہ کے راستے میں ہر دکھ اور تکلیف کو اس طرح سے برداشت کرنا کہ نیکی جس کو آپ نے کرنا شروع کیا ہے تو پھر آپ اس نیکی کو چھوڑیں نہیں مستقل مزاجی کے ساتھ وہ نیکی کرتے چلے جائیں اور یہاں پہ جو کہا کہ صبر کرنے والوں کو پھر یہ جو غرفات ملیں گے یا غرفہ ملے گا یہ کون لوگ ہیں میری پیاری بہنوں یہ وہی لوگ تو ہیں **وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا (63)** ساری مومنانہ صفات کو عباد الرحمان کی صفات کو اللہ نے کہا **بِمَا صَبَرُوا** جو وہ صبر کریں سب کو ایک جگہ سمیٹ کر رکھ دیا تو اگر یہ غرفات چاہیے اگر یہ جنت چاہیے تو پھر کیا کرنا ہے کہ ہمیں صبر کرنا ہے

ے سنبھلنے دے مجھے اے نا امیدی کیا قیامت ہے
کہ دامان خیال یار چھوٹا جائے ہے مجھ سے

ے وہ تو پتھر ہیں جو گر پڑتے ہیں ٹکڑے ہو کر
حوصلے بھی کبھی مسمار ہوا کرتے ہیں

جو نیک ہیں جو متقی ہیں وہ تو کبھی مایوس نہیں ہوتے وہ کبھی پریشان نہیں ہوتے وہ کیا کرتے ہیں وہ تو آگے ہی آگے نکلتے ہیں

ے برف کی وادیوں سے گزرتے ہیں یہ
وقت ٹھہرے مگر کب ٹھہرتے ہیں یہ

وہ کیا کرتے ہیں وہ آگے ہی آگے جو ہے وہ گزرتے چلے جاتے ہیں

ے سر کٹاتے ہیں جو خدا کے لئے زندگی کو امان دیتے ہیں
موت آتی نہیں قریب ان کے راہ حق میں جو جان دیتے ہیں

وہ ظلمتوں کے لئے سورج بن جاتے ہیں وہ نیکیاں ہی نیکیاں پھیلاتے چلے جاتے ہیں اور یہ وہ خوش قسمت لوگ ہیں کہ صبر کرتے ہیں اور صبر کی تصویر بن جاتے ہیں اور مجھے اور آپ کو بھی اپنا جائزہ لینا چاہیے اور مجھے ایک واقعہ بہت ہی اچھا لگتا ہے اور یہ واقعہ آپ بھی سنیں کہ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کو سولی پر چڑھا دیا گیا تھا اور وہ شخص سولی پر لٹک رہا تھا اور آپ نے جب اس کو سولی پر لٹکتے ہوئے دیکھا تو آپ نے اس کے قدموں کو چوما لوگوں نے کہا کہ یہ اتنا برا ہے کہ اس کو سولی پر چڑھا دیا گیا ہے اور وہ چور تھا کیونکہ اس نے چوری کی اس کا ایک ہاتھ کاٹاگیا پھر بھی چوری نہ چھوڑی پھر دوسرا ہاتھ کاٹا گیا پھر بھی چوری نہ چھوڑی پھر یہاں تک کہ اس کو جو بھی اس کا جرم تھا ڈاکہ تھا یا جو بھی تھا حتی کہ اس کو سولی پر چڑھا دیا گیا تو آپ نے کہا کہ میں نے اس کے قدموں کو نہیں چوما (کہ میں نے چور کے قدموں کو نہیں چوما)میں نے اس کی عظمت اور استقامت کو چوما ہے کہ یہ اپنی چوری سے گناہ کرنے سے باز نہیں آیا ایک ہاتھ کٹوایا دوسرا ہاتھ کٹوایا جسم جو ہے اس کا پھانسی چڑھا دیا گیا لٹکا دیا گیا افسوس تجھ پر کہ تو اللہ کے راستے میں ایسی استقامت نہیں دکھا سکا۔ تو یہ جو استقامت لوگ برائی میں دکھاتے ہیں اور مجھے اور آپ کو کس میں دکھانی ہے نیکیوں کے کام میں دکھانی ہے۔ اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بارے میں آتا ہے کہ ان کو کوڑے لگائے گئے **مسئلہ خلقِ** قرآن کے مسئلہ میں وقت کے حاکم نے ان کو کوڑے لگائے اور اگر ہاتھی کو بھی اتنے کوڑے مارے جاتے تو وہ چیخ اٹھتا لیکن انہوں نے صبر کے ساتھ استقامت کے ساتھ ان تمام کوڑوں کو برداشت کیا اور حضرت امام احمد بن حنبل

رحمہ اللہ بھی ایک چور کے لئے بڑی دعائیں کرتے تھے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے تھے لوگوں نے پوچھا کہ ایک چور اور اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ میری مصیبت کے زمانے میں اس نے مجھے اپنے عملی نمونے سے بڑا قیمتی درس دیا جب مجھے بیڑیوں میں جکڑ کر اونٹ پر سوار کر کے لے جایا جا رہا تھا زنجیروں میں مجھے باندھا ہوا تھا یہ چور مجھے ایک جگہ ملا اس نے مجھ سے کہا احمد بن حنبل رحمہ اللہ چوری کے جرم میں مجھے اتنی بار قید کی مشقت برداشت کرنی پڑی اور سزا ہوئی ہے اور اتنے سو کوڑے میری پیٹھ پر پڑے ہیں تاہم میں پھر بھی چوری سے باز نہیں آیا اور حیف ہے تجھ پر اگر میں شیطان کی راہ میں اتنی استقامت دکھا سکتا ہوں تو حیف ہے تجھ پر اگر تُو اللّٰہ کے راستے میں پامردگی کے ساتھ مصیبتوں کو برداشت نہ کر سکے۔

تو پیاری بہنوں یہ باتیں بڑی آسان ہیں یہ مومنانہ اوصاف کہنے کو بڑے اچھے لگتے ہیں دیکھنے میں بڑے اچھے لگتے ہیں تقریر میں بیان کرنے میں بڑے اچھے لگتے ہیں اگر جنت ملتی اور تقریر سے ملتی تو سب کو مل جاتی اگر جنت ملتی اور کتابیں لکھنے سے ملتی ساروں کو مل جاتی اگر جنت ملتی اور صرف باتیں کرنے سے ملتی تو سب کو مل جاتی اور اگر جنت ملتی اور خواہشات سے ملتی تو سب کو مل جاتی نہیں میری بہنوں جنت اس کی قیمت کیا ہے؟ جنت اگر آپ ایک لفظ میں کہنا چاہیں تو **بِمَا صَبَرُوا** جنہوں نے صبر دکھایا **بِمَا صَبَرُوا** جب آپ کو کوئی برا بھلا کہتا ہے کتنا غصہ آتا ہے لیکن صبر کرنا ہے اب جب برائی میں کشش بہت زیادہ ہے لیکن صبر کرنا ہے تو کوئی بھی گناہ کا موقع ہے تو **بِمَا صَبَرُوا** ان کو غرفہ ملے گا ان کو بلند درجے ملیں گے **وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً** اور وہاں پہ ان کو تحفہ دیا جائے گا وہاں پہ ان کے سامنے کیا ہوگا کہ جنت کی نعمتوں میں ایک بہت بڑی نعمت کیا ہے؟ کہ فرشتے ان کو مبارک باد دیں گے کتنے خوش قسمت ہو کہ تم اس جنت میں آگئے تو یہ ہے **تَحِيَّةً** کہ تم صبر کے امتحان میں پورے اترے ان کو شاباش دی جائے گی ان کو مبارک باد دی جائے گی حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا مبارک ہیں وہ جو دل کے غریب ہیں آسمان کی بادشاہی میں وہی داخل ہوں گے جو عاجزی انکساری اختیار کرتے ہیں تو **وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً** مبارک ہر طرف سے مبارک۔ جیسے دو لوگوں کی لڑائی ہو اور آپ بعد میں جس نے صبر کیا زیادتی کو برداشت کیا اسے کہیں واقعی میں تمہیں بہت مبارک دیتی ہوں کہ تم نے اس موقع پر بڑی استقامت دکھائی ہے بعض دفعہ ہوتا ہے آپ زیادتی نہیں کر رہے ہوتے ہیں دوسرا زیادتی کر رہا ہوتا ہے لیکن ایک وقت ایسا آتا ہے آپ کا پاؤں بھی اکھڑ جاتا ہے آپ بھی لغزش کھا جاتے ہیں آپ بھی جو وہ کر رہا ہوتا ہے آپ بھی اسی طرح کرنے لگ جاتے ہیں بھول جاتے ہیں کہ آپ کا مقام کیا ہے آپ کو تو ایسے نہیں کرنا تھا آپ کو پہلے وہ برا لگ رہا ہوتا ہے جو کچھ وہ کر رہا ہوتا ہے پھر آپ بھی اس کے اندر چلےجاتے ہیں تو اصل بات کیا ہے تَحِيَّةً کی ان کو مبارک باد دی جائے گی ان کو شاباش دی جائے گی کیونکہ اوصاف پیدا کرنا اور ان کو اپنے اندر رکھنا یہ آسان نہیں ہے اس کے لئے بڑے صبر اور استقامت کی ضرورت ہے پہاڑ بن جانے کی ضرورت ہے۔ ہوتا کیا ہے کہ ہم پکا ارادہ کرتے ہیں کہ میں یہ کام کروں گی عباد الرحمان کی صفات اپنے اندر پیدا کروں گی لیکن ہوتا کیا ہے کہ آخر تک جانا بڑے دل گردے کا کام ہے بڑے نصیبوں کا کام ہے اور تیسری ان کو چیز کیا ملے گی **وَسَلَامًا** کہ ان کو سلام ملے گا یعنی فرشتے سلام کے ساتھ ان کا استقبال کریں گے سلامتی سلامتی کی دعائیں ہر طرف سے ان کے لئے پڑھی جائیں گی اسی طرح آپ سورہ یاسین میں دیکھیں کہ جنتی لوگ جب جنت میں داخل ہوں گے تو جنتیوں کو سلام کہا جائے گا اور جنتیوں کو سلام کس کی طرف سے کہا جائے گا؟ اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے سورہ یاسین میں جو ہمیں پتہ چلتا ہے وہ کیا ہے کہ ان کو اللّٰہ رب العزت کی طرف سے سلام پیش کیا جائے گا تو یا تو فرشتے سلام کریں گے یا اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے کہا جائے گا یا پھر یہ کہ دراصل آپس میں جنتی ایک دوسرے کو

سلام کر رہے ہوں گے یا جو پہلے سے جنتی ہوں گے وہ ان کا استقبال کر رہے ہوں گے یا تینوں باتیں بیک وقت ہوں گی یا اور کوئی بات بھی اگر آپ دیکھیں تو ان میں آپس میں کوئی بھی اختلاف نہیں ہے تو اصل بات کیا ہے یہ بڑا اچھا لگتا ہے میری ایک دوست ہے میں جب بھی اسے سلام کرتی ہوں اور بات کرتی ہوں تو وہ وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته کہنے کے بعد ہمیشہ کہتی ہے **أَهْلاً** و **سَهْلاً** مرحبا بہت اچھا لگتا ہے کہ ایک دفعہ سلام ہو گیا اس کا اس نے جواب دے دیا پھر وہ بات شروع کریں گی تو **أَهْلاً** و **سَهْلاً** مرحبا بہت اچھا لگتا ہے بہت اچھا ویلکم کیا اسی طرح آپ کسی کے گھر جاتے ہیں اور کوئی آپ کو کھانا دے رہا ہے تحفہ دے رہا ہے۔ آپ اس کے گھر گئے وہ آپ کے آنے پر خوش کتنا ہوا اس کا انداز کیا ہے کہاں بٹھاؤں کیا کروں آپ وہ نہیں بھولتے بعد میں تو یہاں پہ یہ بتایا جا رہا ہے کہ غرفہ تو ملے گا صبر کا بدلہ جنت سے کم کیا ہو سکتا ہے لیکن ان کو شاباش مبارک باد اور آداب پیش کیے جائیں گے اور سلامتی کی آوازیں وہاں پہ آئیں گی سلام سلام دنیا میں ساری مشکلات پریشانیاں تکلیفیں تم برداشت کر کے آگئے اب جنت میں امن ہی امن اب سلامتی ہی سلامتی ہے اب کوئی نقص نہیں ہے کوئی برائی نہیں ہے کوئی عذاب نہیں ہے کوئی مشکل نہیں ہے

آیت نمبر 76. خَالِدِينَ فِيهَا ۚ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا
ترجمہ۔ وہ ہمیشہ وہاں رہیں گے کیا ہی اچھا ہے وہ مستقر اور وہ مقام

خَالِدِينَ فِيهَا وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے کہاں جنت میں **حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا** ۔ حَسُنَتْ کتنا اچھا ہے کتنا بہترین ہے اب یہاں پہ دیکھیں کہ یہاں پہ حَسُنَتْ آیا اور آپ کو یاد ہے سورت الفرقان کی آیت 66 میں آپ نے پڑھا تھا **إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا** کس کے بارے میں اللّٰہ تعالیٰ نے کہا تھا عذاب جہنم کے بارے میں۔ یہاں پہ یہ جنت ہے اس کے بارے میں کہا جا رہا ہے **حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا**۔ کیا ہی اچھا ہے وہ **مُسْتَقَرًّا** اور وہ **وَمُقَامًا** اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ جنت مستقل ٹھکانا بھی ہے اور عارضی ٹھکانا بھی ہے گویا کہ اگر جس بھی لحاظ سے سوچا جائے تو اللّٰہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ یہ اگر مستقر کے لحاظ سے دیکھیں کہ مستقل مقام تو کیا ہی خوب ہے اور اگر عارضی مقام کے لحاظ سے بھی دیکھیں تو کیا ہی خوب ہے اور خالدین یہ کہ ہمیشہ ہمیشہ اس کے اندر رہیں گے تو اصل میں ایک طرف پوری سورت الفرقان دو کردار میرے اور آپ کے سامنے رکھتی ہے ایک کافر اور مشرک اور نافرمانوں کا ہے اور ایک اللّٰہ کے پسندیدہ بندوں عباد الرحمان کا ہے اور پھر انجام بھی دو ہی سامنے رکھتی ہے اور بہت سے دو مثالیں کبھی رات کی کبھی دن کی کبھی **مَرَجَ البَحرَين** کی بہت سے مثالیں دیکھ کر ایک ہی بات سمجھ آتی ہے کہ اے انسان انسان سارے ایک جیسے ہیں لیکن اپنے رویہ کی وجہ سے کوئی کافر بن جاتا ہے اور کوئی عباد الرحمان کی صف میں شامل ہو جاتا ہے پھر رویے مختلف ہیں تو انجام بھی مختلف ہیں اور کسی کو ملے گا **إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا** اور کسی کو ملے گا **حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا** تو یہ دو کردار کے دو فرق پیش کر کے اللّٰہ تعالیٰ کہتے ہیں

آیت نمبر 77. قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ ۖ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا
ترجمہ۔ اے محمدؐ، لوگوں سے کہو "میرے رب کو تمہاری کیا حاجت پڑی ہے اگر تم اس کو نہ پکارو اب کہ تم نے جھٹلا دیا ہے، عنقریب وہ سزا پاؤ گے کہ جان چھڑانی محال ہو گی"

رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ تسلی دیتے ہیں **قُلْ** اےمحمد ﷺ آپ کہہ دیجئے **مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ** کہ میں پرواہ نہیں کرتا۔ آپ کو یہ بات بتائی تھی کہ **يَعبَأُ** اس کے معنی کیا ہیں وزن کے ہیں ، بوجھ کے ہیں تو آپ نے یہ بات پڑھی تھی **مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ** ہاں کہ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میری نظر میں تمہاری کوئی وقت اور حیثیت نہیں ہے مجھے تمہاری کیا پرواہ پڑی ہے مجھے تمہاری کوئی حاجت نہیں ہے۔ اب یہاں پہ دراصل مخالفین کو دھمکی دی جا رہی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہاجا رہا ہے کہ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میں تمہارے پیچھے کوئی نہیں پڑا ہوا **مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ** کہ تمہاری کوئی بھی حاجت نہیں ہے تمہاری کوئی بھی پرواہ نہیں ہے کس کو نہیں ہے ؟ رَبِّي میرے رب کو **لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ** اگر تم اس سے دعا نہیں کرتے یہاں پہ دعا کے دو معانی ہے اس کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ اللہ کے نزدیک تمہاری نہ کوئی وُقّعت ہے نہ ہی حیثیت اگر تم اللہ کی عبادت نہیں کرتے کیوں کہ اصل میں دعا کیا ہے؟ اللہ سے دعا مانگنا اللہ کے قریب ہونا تو اس کے معنی دراصل یہ ہیں کہ اللہ سے تعلق مضبوط کیا جائے توحید پرست بنا جائے اور دوسرے معنی کیا ہیں کہ دعائیں مانگنا کیونکہ وہ اپنے بتوں سے دعائیں مانگتے تھے وہ شرک کرتے تھے وہ اپنی حاجتوں کے لئے مختلف مزاروں پر جاتے تھے اعلان یہ کیا جارہا ہے کہ اللہ بے نیاز ہے اگر تم اللہ کی عبادت کرو گے تمہارا اپنا ہی فائدہ ہے اگر تم اللہ سے دعائیں کرو گے تمہارا اپنا ہی فائدہ ہے اگر پچھلی باتوں پر اللہ سے توبہ استغفار کروگےتمہارا اپنا ہی فائدہ ہے اور اللہ سے اپنی حاجتیں اور ضرورتیں طلب کرو گے تُمہارا اپنا ہی فائدہ ہے **قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ** کہہ دیجئے کہ نہیں ہے پرواہ تمہاری **رَبِّي** میرے رب کو اور جب رب کو پرواہ نہیں ہے تو رسول اللہ ﷺ **کو** بھی کوئی پرواہ نہیں ہے اور ہونی بھی نہیں چاہئے آپ کیوں پریشان ہوتے ہیں یہ لوگ توحید پرست نہیں بنتے اور دعائیں نہیں کرتے **لَو لَا دُعَاءُكُم** یعنی اگر یہ اللہ کو پکارتے نہیں ہیں **دُعَاءُكُم** یعنی تمہیں نہیں پکارتے مراد کیا ہے کہ اگر تم میرے رب کو نہیں پکارتے تو میرے اللہ کو تمہاری کوئی پرواہ نہیں ہے اس سلسلے میں ہمیں کیا بات پتہ چلتی ہے کہ دراصل اگر ہم میں سے کوئی بھی نیک بنتا ہے اور اللہ کو پکارتا ہے اللہ سے دعائیں مانگتا ہے اپنا ہی فائدہ کرتا ہے اور اگر نیک نہیں بنتا۔ یہ سارے سورت الفرقان میں جو احکامات ہیں کھول کے فرق کر کے، حق اور باطل کو واضح کر کے ہمارے سامنے رکھ دیے گئے ہیں تو اگر پھر بھی کوئی نیک نہیں بنتا اگر پھر بھی کوئی اچھا نہیں بنتا تو پھر وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے اللہ کی ذات بے نیاز ہے اسی طرح مسلمانوں کو بھی کیا کرنا چاہیے رسول اللہ ﷺ کو بھی کیا کرنا چاہیے ہانکے پکارے لوگوں کو دعوت دینی چاہیے نذیرا و بشیرا لیکن پریشان نہیں ہونا چاہیے اگر کوئی قبول نہیں کرتا پھر ان کا اور اللہ کا معاملہ ہے اور یہ حدیث بہت اہم ہے جس کو میں اور آپ یاد کرلیں **حدیث** کا مفہوم ہے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے بندو تم نہ میرا کچھ نقصان کر سکتے ہو نہ مجھے کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے آدمی اور جن سب ایسے ہو جائیں جیسے تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار شخص ہے تو اس سے میری سلطنت میں کچھ فائدہ نہ ہوگا کچھ افزائش نہ ہوگی اور اگر تمہارے اگلے پچھلے آدمی اور جن سب ایسے ہو جائیں جیسے تم میں کوئی سب سے زیادہ بد کردار ہے تو بھی میری سلطنت میں کچھ کمی واقع نہ ہوگی اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے آدمی اور جن سب ایک میدان میں جمع ہو کر مجھ سے مانگنا شروع کر دیں اور میں ہر ایک کو وہی کچھ دیتا جاؤں جو کچھ اس نے مانگا ہے تو جو کچھ میرے پاس ہے اس میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا مگر اتنا جیسے سمندر میں سوئی کو ڈبو کر نکال لیا جاتا ہے اے میرے بندوں یہ تمہارے ہی اعمال ہیں جنہیں میں تمہارے لئے شمار کرتا رہتا ہوں پھر تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا جس کو اچھا بدلہ ملا اسے اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے اور اس کی حمد و ثنا بیان کرنی چاہئے اور جسے برا بدلہ ملے تو اسے اپنے آپ ہی کو ملامت

کرنا چاہئے اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث بھی کیا بتاتی ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور آپ دیکھیں کہ جتنے بھی دنیا میں جن اور انسان ہیں سارے مل کر اللّٰہ سے مانگیں اور اللّٰہ جو کچھ ان کو دے تو اتنا بھی کم نہیں ہوتا اتنی کمی بھی نہیں ہوگی جیسے پورے سمندر میں سوئی کو ڈبو کر آپ نکالیں گے سوئی کو لگے گا کیا؟ کچھ بھی نہیں تو اللّٰہ تعالیٰ بڑا ہی کریم ہے اللّٰہ تعالیٰ بڑا ہی رحیم ہے اللّٰہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہیں ہے تم پتھروں کو پکارو یا اللّٰہ کو، تم مزاروں سے جا کے مانگو یا اللّٰہ سے اللّٰہ کی کوئی حاجت اٹکی ہوئی نہیں ہے کہ اگر تم اللّٰہ کی بندگی نہیں کروگے تو کیا اللّٰہ کا کوئی کام رک جائے گا تو اصل بات کیا ہے ہم سب کا اپنا ہی فائدہ ہے کہ ہم اللّٰہ کی طرف رجوع کریں اور اللّٰہ تعالیٰ سے مانگیں اور ورنہ پھر اگر ہم نہیں مانگتے تو گویا کہ ہم سب کوڑا کرکٹ ہیں جسے پھینک دیا جاتا ہے تو اللّٰہ تعالیٰ نافرمانوں کو مٹا کر رکھ دیں گے **قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ** اے محمد ﷺ لوگوں سے کہو میرے رب کو تمہاری کیا حاجت پڑی ہے اگر تم اس کو نہ پکارو اگر تم اس کی عبادت نہ کرو اگر تم اس سے دعائیں نہ کرو **فَقَدْ كَذَّبْتُمْ** اب کہ تم نے جھٹلا دیا ہے ،اب کہ تم نے انکار کیا ہے، اب تم حق کو جھٹلا چکے **فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا** عنقریب وہ سزا پاؤگے کیسی سزا ہوگی **لِزَامًا** جو چمٹ جانے والی ہے ایسی سزا کہ جان چھڑانا محال ہو جائے گا کیا اعلان اللّٰہ تعالیٰ کر رہے ہیں کہ اے لوگو تمہیں ایسی سزا ملے گی کہ اس سزا کے بعد تم اپنے آپ کو بچا نہیں سکتے **(ل ز م)** اس کے معنی ہوتے ہیں کہ جیسے کوئی چیز کسی سے چمٹ جائے آپ دیکھیں کبھی یہ پلاسٹک جو جل رہی ہو اور آپ کا ہاتھ لگ جائے آپ اس کو ہٹانا چاہتے ہیں اور جلی پلاسٹک آپ سے ہٹتی نہیں اور اس سے آپ اس چیز کا تصور کر سکتے ہیں کہ کوئی چیز آپ کے ساتھ اس طرح سے چپک جائے کہ آپ کے گلے کا ہار بن جائے آپ اس کو اپنے سے دور کرنا چاہیں اور وہ آپ سے دور ہی نہ ہو تو یہاں پہ کیا بات کہی جارہی ہے کہ اگر تم نے جو جھٹلایا ہے جیسے اہل مکہ مستقل جھٹلا رہے تھے تو ہوا کیا کہ تمہارے جھٹلانے کا تمہیں کیا نتیجہ ملے گا **فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا** کہ اللّٰہ کا عذاب ایسے تم پر آئے گا اللّٰہ ایسی گرفت کرے گا تم پر کہ تکذیب کے نتیجے میں وہ عذاب تمہارے ساتھ چپک جائے گا اور وہ عذاب کب سے شروع ہوا غزوہِ بدر سے پھر آہستہ آہستہ اس میں اضافہ ہوتا چلا گیا غزوات مختلف یہاں تک کہ پھر فتح مکہ ہو گیا اور جزیرہِ عرب سے کفر، شرک، کافر، مشرک ان کا نام و نشان تک مٹ گیا کون زندہ رہے؟ جو مسلمان تھے یعنی ایک تو اس کے معنی یہ ہیں کہ دنیا ہی میں سزا ملے دنیا ہی میں عذاب ملے اور دوسرے معنی کیا ہیں اس کے کہ جہنم کا عذاب چپک جائے گا اور وہ بھی بہت قریب ہے ہمیں دور لگتا ہے نا لیکن حقیقت میں وہ بھی قریب ہے اور جہنم کا عذاب کیسا ہے؟ **اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غُرَامًا** اور بلا بن کر جیسے کوئی پیچھے چیز پڑ جائے چھوڑے ہی نا تو یہ تھی سورت الفرقان جو مجھے اور آپ کو بتا رہی تھی کہ

؎ تُو نے پوچھی ہے امامت کی حقیقت مجھ سے
آ تُجھ کو بتاؤں کہ امامت کی حقیقت کیا ہے

تو میں تجھے بتاؤں کہ امامت کی حقیقت کیا ہے تو عباد الرحمن کے اوصاف جنت کی قیمت اور یہ ملے گی صبر کرنے کے نتیجے میں آپ بھی گھبرا جاتی ہیں آپ بھی پریشان ہو جاتی ہیں میں بھی پریشان ہو جاتی ہوں کبھی روتے ہیں کبھی سسکیاں لیتے ہیں کبھی پریشان ہوتے ہیں کہ کیا کریں بڑے مسائل ہیں حلال کام کرنا چاہتے ہیں کاروبار ہی نہیں چلتا ہمارا۔ میں پردہ جلباب سکارف میں آنا چاہتی ہوں حالات ساتھ نہیں دیتے ایک بات یاد رکھیے گا کوئی آپ کا ساتھ نہیں دے گا کوئی میرا ساتھ نہیں دے گا

؎ ہم خود تراشتے ہیں منازل کے سنگ راہ
ہم وہ نہیں جنہیں زمانہ بنا گیا

آپ کو خود حق کے راستے پر نکلنا ہے حق کے راستے پر چلنا ہے اور جب میں اور آپ حق کے راستے پر چلنا شروع کر دیں گے ہم خود اس بات کو دیکھیں گے کہ درو دیوار بھی میرے اور آپ کے ساتھ چلنا شروع ہو گئے ہیں۔ ہوائیں اور فضائیں بھی ہمارے ساتھ چلنا شروع ہو گئ ہیں لیکن اصل بات کیا ہے کہ ہم وفا تو کریں نیکی کے راستے میں حق کا ساتھ تو دیں

کب یاد میں تیرا ساتھ نہیں، کب ہاتھ میں تیرا ہاتھ نہیں
صد شُکر کہ اپنی راتوں میں اب ہجر کی کوئی رات نہیں
مشکل ہیں اگر حالات وہاں،دل بیچ آئیں جاں دے آئیں
دل والو کوچہء جاناں میں، کیا ایسے بھی حالات نہیں
جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا،وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے،اس جاں کی تو کوئی بات نہیں
میدانِ وفا دربار نہیں ، یاں نام و نسب کی پوچھ کہاں
عاشق تو کسی کا نام نہیں، کچھ عشق کسی کی ذات نہیں
یہ بازی عشق کی بازی ہے،جو چاہو لگا دو ڈر کیسا
گر جیت گئے تو کیا کہنا، ہارے بھی تو بازی مات نہیں (فیض احمد فیض)

کب تک دوسروں کا عذر تراش کر کے یہ بہانہ کرتے رہیں گے کہ سوچ رہے ہیں کہ کریں لیکن بس ابھی کر نہیں سکے تو ضرور اپنا محاسبہ کر کے بس پھر نیکی کے راستے پہ چل پڑیں نیکی کا پہاڑ بن جائیں پہاڑی کا چراغ بن جائیں اور ایسا چراغ بنیں جو خود جلتا ہے اور دوسروں کو راہ دکھاتا ہے اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو بہترین مسلمان بنائے

سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ نَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلاَّ اَنْتَ نَسْتَغْفِرُکَ وَنَتُوْبُ اِلَیْکَ